فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۵ محرم ۱۳۸۹ ہجری | ۱۳ شہادت ۱۳۴۸ ہش | ۱۳ اپریل ۶۹ء | نمبر ۸۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جو اس کی راہ میں دے گا وہ اسے کئی گنا برکت دے گا

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گزارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالےٰ کے حکم سے ہے۔ کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ پہلے تو صرف عیسائیوں کا شکار ہو رہا تھا۔ مگر اب آریوں نے اس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے۔ تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالےٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالےٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ اسی مطلب کے لئے یہ گفتگو ہے۔ اس وقت جیسا کہ میں شائع کر چکا ہوں اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری وفات کا وقت قریب ہے جیسا کہ اس نے فرمایا

قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ لَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا

اس وحی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کوئی ایسا ذکر باقی نہ رہنے دے گا جو کسی قسم کی نکتہ چینی اور خزی کا باعث ہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳ و صفحہ ۳۹۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ شہادت۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ البتہ کسی قدر ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۲ شہادت۔ حضور ایدہ اللہ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ الذّٰریٰت کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کی تفسیر کر کے اس امر پر روشنی ڈالی کہ انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت مقرر کیا گیا ہے عبادت کس قسم کی ہونی چاہیئے؟ اس کا جواب اللہ تعالےٰ نے سورۃ البیّنۃ کی آیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں دیا ہے اور بتایا ہے کہ میں نے تمہیں عبادت کے لئے تو پیدا کیا ہے لیکن یاد رکھو عبادت کا حق ادا نہیں ہو گا جب تک مخلصین لہ الدین ہو کر عبادت نہیں کرو گے۔ یعنی عبادت کا تمام تر اللہ کے لئے مخصوص ہونا ضروری ہے حضور نے واضح فرمایا الدّین کے لغوی معنوں کی رو سے عبادت کا اللہ کے لئے خالص ہونا بہت وسیع معانی و مطالب پر حاوی ہے۔ جب تک انسان گیارہ تقاضے پورے نہ کرے اس وقت تک وہ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کا مصداق نہیں بن سکتا۔ حضور نے خطبہ میں گیارہ تقاضوں میں سے تین تقاضوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ صرف عبادت کو ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اللہ کے لئے خالص کرنا ضروری ہے۔ اور پھر عبادت اور اطاعت بھی اس رنگ کی ہونی چاہیئے کہ انسان اللہ کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔

حضور نے بتایا بقیہ آٹھ تقاضوں پر حضور آئندہ خطبہ میں روشنی ڈالیں گے نیز یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ دونوں خطبات ایک اہم مضمون کی تمہید کے طور پر ہیں جو اللہ تعالےٰ نے حضور کے دل میں ڈالا ہے۔ تمہید مکمل ہونے کے بعد حضور وہ اہم مضمون بیان فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ شہادت ۱۳۴۸ ہش

تبلیغ و اشاعت

(۳)

اگرچہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا اصول اسلام نے دیا ہے اور مسلمانوں کی دیکھا دیکھی یورپ والوں نے اسے اپنایا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پادریوں نے اس کا تصور منظم طور پر عملی رنگ میں اجاگر کیا۔ اور یورپ نے اگرچہ سیاسی محاذ پر دوسری اقوام پر سخت ظلم و ستم ڈھائے ہیں لیکن بظاہر مذہبی محاذ کو اس سے بالکل الگ رکھا اگرچہ شروع شروع میں تو سیاسی غلبہ کو بھی عیسائیت کے غلبہ کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ اور یہ کوشش اب تک جاری ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یورپ نے یہ تصور ضرور دیا ہے کہ دین میں سیاست کو دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ گو وہ خود چالبازی اور چالاکی سے کام لے کر حقیقی طور پر اس پر عامل نہ بھی ہو

الغرض اصول تو حقیقی طور پر اسلام نے یہ پیش کیا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر دنیا کا ایسا ماحول بنانے میں یورپ کی سیاست کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ گو اب بھی یورپی اقوام اپنی تہذیب کے نام سیاست کاری کے دباؤ سے عیسائیت کی مددگار ہیں۔ لیکن بظاہر سیاست کو دین سے بالکل جدا کر دیا گیا ہے۔ آج آپ عیسائیت کے گرجوں میں بیٹھ کر اپنے دین کی تبلیغ و اشاعت کر سکتے ہیں۔ اور ذرائع رسل و رسائل اور آمد و رفت اور اقوام کے تجارتی اور دوسرے مفاد کی خاطر تبلیغ و اشاعت دین کے راستے بڑی حد تک کھل گئے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اگر عیسائیوں نے پاکستان میں اپنے گرجے تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ نے بھی اسلامی مساجد یورپ کے کئی اہم مقامات پر تعمیر کی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے زمانے میں مبعوث ہوئے جب دین کو پھیلانے کے وسیع ذرائع موجود ہو گئے تھے۔ اور تحریر و تقریر کے ذرائع سے ایک مسلمان مبلغ تمام دنیا میں اسلام کو پیش کر سکتا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی اشارہ پر اس طریق کو اختیار کیا۔ اور تبلیغی لٹریچر شائع کر کے دور دور تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ آپ نے پہلے ہی رسالہ "فتح اسلام" میں اشاعت اسلام کے لئے جو پانچ شاخیں متعین فرمائے ہیں۔ ان میں سے پہلی شاخ "تالیف اور تصنیف کا سلسلہ ہے"۔ دوسری شاخ اشتہارات شائع کرنا تیسری شاخ سفر کرنے والوں کی ہے۔ چوتھی شاخ مکتوبات اور پانچویں شاخ بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔

الغرض آپ نے اشاعت اسلام کے لئے جو پانچ شاخیں تجویز کی ہیں وہ زیادہ تر تحریر و تقریر سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اور اس کا نام آپ "جہاد بالقلم" فرماتے ہیں۔ الغرض اس وقت جہاد بالقلم کا نہایت وسیع میدان ہمارے سامنے ہے۔ ہم سوائے بعض ممالک کے دنیا کے باقی ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ اور اخبارات اور رسائل اور کتب کے ذریعہ بڑے بڑے لوگوں کے کمرۂ مطالعہ میں پہنچ سکتے ہیں۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا۔ اور نہ تمہاری صورتوں کو خوبصورت ہیں یا بدصورت بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسن نیت ہے۔

دعا کی اہمیت

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ: اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ ذکر کرتے۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی بادشاہ وہی مستحق حمد و ثنا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی مالدار اور طاقتور کو اس کا مال اور اس کی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے۔ اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے۔

۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔
"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"
(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

سیرالیون کے گورنر جنرل، وزرائے مملکت اور دیگر اعلیٰ حکام کی احمدیہ سیکنڈری سکول جورو میں تشریف آوری

سکول کے سائنسی اور تنظیمی بلاکس کا افتتاح۔ احمدی مبلغین کی تبلیغی اور تعلیمی خدمات پر اظہارِ خوشنودی

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی پیشکش

(مکرم مبارک احمد صاحب نذیر ایم۔اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول جورو سیرالیون)

(۳)

گورنر جنرل کی تقریر

سپاسنامہ کو پیش کرنے کے بعد جناب گورنر جنرل صاحب نے فیتہ کاٹ کر سکول کی انتظامی اور سائنسی بلڈنگ کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحیہ تقریر کا آغاز جناب گورنر جنرل صاحب نے معزز وزراء مملکت اور دیگر سرکاری و قبائلی حکام کو حاضرین سے متعارف کروانے سے کیا۔ اس مختصر سے تعارف کے بعد گورنر جنرل صاحب نے جماعتِ احمدیہ کی اس ملک میں خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کے اس ملک میں قیام کے بعد سے اب تک احمدیہ مبلغین نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں ان کو مدِنظر رکھتے ہوئے پورے وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہماری آئندہ نسلوں کا مستقبل نہایت روشن اور درخشندہ ہے۔

مشن کی مالی ذمہ داریاں

احمدیہ مشن کی مالی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ نے اس ملک میں سکول قائم کر کے حکومت اور عوام کی جو مدد کی ہے اس کے لئے وہ جماعت کے بے حد ممنون ہیں۔ اور جماعت کی ان خدمات کو وہ انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ

"میں تا حیات جماعتِ احمدیہ کی تمام تر سرگرمیوں کی حتی المقدور حمایت و امداد کرتا رہوں گا۔"

آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ احمدی مبلغین جفاکش، استقلال اور ہمت نہ ہارنے والے واقع ہوئے ہیں۔ شکست اور مایوسی ان کی لغت میں نہیں ہے۔ ان مبلغین کا پاکستان جیسے دُور دراز ملک سے ہماری مدد کے لئے آنا فی ذاتہٖ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ لوگ انسانی ہمدردی کے بے مثال جذبہ سے سرشار ہیں۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ احمدیہ جماعت کی سرگرمیوں میں پورا پورا حصہ لیں اور جماعت کی ہر ممکن مدد اور حوصلہ افزائی کریں۔

طلباء کو نصائح

طلباء کو نصائح فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ احمدی مبلغین اور اساتذہ ہمارے بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے اس ملک میں آئے ہیں۔ ان کے جذبہ کی قدر کرنا سیرالیون کے ہر شہری کا فرض ہے۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ احمدی مبلغین کی طرح طلباء بھی اپنی زندگی کا ایک نصب العین بنائیں۔ وہ ملک کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں اور قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ہمیشہ ترجیح دیں۔ اگر طلباء میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو ہمارا مستقبل محفوظ ہوگا اور اگر خدانخواستہ طالب علموں نے خود غرضی سے کام لیتے ہوئے ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دیں تو ترقی کی بین الاقوامی دوڑ میں ہمارے پیچھے رہ جانے کا شدید احتمال ہے۔

قرآن مجید کی پیشکش

افتتاحی تقریر کے بعد جناب گورنر جنرل صاحب نے سکول کی نئی انتظامیہ اور سائنسی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ آپ نے بلڈنگ اور سکول کے دفاتر کی منصوبہ بندی اور تعمیر کی تعریف کی اور اپنی پسندیدگی اور خوشنودی کا بار بار ذکر فرمایا۔ اسی دوران خاکسار نے گورنر جنرل صاحب کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کیا جسے آپ نے قبول فرماتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی خدمتِ قرآن کی تعریف کی اور اس انمول تحفہ کے پیش کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

معززین کے اعزاز میں دعوتِ طعام

نئی عمارت کے معائنہ کے بعد گورنر جنرل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و سرکاری حکام سکول کی نئی تعمیر شدہ سائنسی تجربہ گاہ میں تشریف لائے جہاں معززین کے اعزاز میں دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔ دعوت میں وزراء اور سرکاری حکام کے علاوہ جورو اور گرد و نواح کے قبائلی حکام اور معززینِ شہر بھی مدعو تھے۔ خاکسار اور اساتذہ سکول نے گورنر جنرل صاحب اور پارٹی کے ساتھ ایک غیر رسمی گروپ فوٹو بھی کھنچوایا۔

الوداع

بعدہٗ خاکسار، مقامی حکام، اساتذہ اور طلباء نے گورنر جنرل صاحب اور پارٹی کو الوداع کہا۔ اس موقع پر جورو اور مضافات کے قبائلی لیڈر اور عوام بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے کثیر تعداد میں موجود تھے۔

ریڈیو سیرالیون کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

ریڈیو سیرالیون نے اسی روز شام کو انگریزی اور کریول کی نشریات میں گورنر جنرل اور خاکسار کی تقاریر کے اقتباسات نشر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی اور مالی خدمات کو خراجِ تحسین ادا کیا اور احمدیہ سیکنڈری سکول جورو کی ۱۰،۰۰۰ لیون کی مالیت کی تنظیمی اور سائنسی عمارت (جس کے اخراجات کا بوجھ بتمام و کمال احمدیہ مشن نے اٹھایا ہے) کے افتتاح کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے جماعت کی اس عظیم مالی خدمت کو سراہا۔

علاوہ ازیں خاکسار کی طرف سے سکول کی تعمیر و ترقی کے سلسلہ میں پیرامونٹ چیف ایس۔ایم۔ بریوا مرحوم آف کونو اور الحاج ابراہیم کروما پیرامونٹ چیف آف گوارا و گوارا چیفڈم کے شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔

سرکاری اخبار "ڈیلی میل" کا تبصرہ

سرکاری اخبار "ڈیلی میل" نے اپنی ۴ مارچ کی اشاعت میں صفحہ اوّل پر گورنر جنرل صاحب کے احمدیہ سیکنڈری سکول جورو کی نئی تعمیر کردہ انتظامی اور سائنسی بلڈنگ کے افتتاح کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل صاحب اور خاکسار کی تقاریر کے بعض حصے شائع کئے۔ نیز جماعتِ احمدیہ کی خدمات کا گورنر جنرل صاحب کے اپنے الفاظ میں اعتراف کیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

گورنر جنرل صاحب کے تاثرات

گورنر جنرل صاحب نے سکول کی "لاگ بک" میں اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھا کہ

"میں میری اہلیہ اور پارٹی نے سکول کا معائنہ کیا۔ پارٹی میں مندرجہ ذیل افراد بطور خاص شامل تھے۔ وزیر داخلہ مسٹر گاندی کوپو۔ قائمقام وزیر تعمیرات پیرامونٹ

چیف جناب جبائیو گائما۔ صوبائی سیکرٹری جناب تیجان صاحب۔ ڈسٹرکٹ کمشنر۔ میرے سیکرٹری اور اے ڈی سی۔ جناب لیفٹیننٹ جوارا۔ میں نے سکول کے سائنس اور انتظامی عمارت کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

تقریب بڑی پُر اثر تھی۔ سکول کے طلباء چاک و چوبند ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تربیت بڑے اچھے طریق سے کی گئی ہے۔ یہ وہ خوبی ہے جو ہم اپنے بچوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر یہ سکول اپنی ان روایات کو قائم رکھ سکا تو ہماری قوم کی صحیح خطوط پر تعمیر میں اس سکول کا حصہ نمایاں ہوگا۔

میں سکول کی ترقی کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔"

شکریہ:- مکرم بشیر احمد صاحب عارف اور مکرم محمد ارشد صاحب نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے جس محنت اور خلوص سے کام کیا، وہ قابلِ ستائش ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر دو اساتذہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے ایمان و خلوص میں برکت ڈالے۔ آمین۔

درخواستِ دعا:-

خاکسار بزرگانِ جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں تبلیغِ اسلام کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ ہماری حقیر مساعی میں بے انداز برکت ڈالے۔ لوگوں کے دلوں کو اپنے خاص فضل سے اسلام اور احمدیت کی طرف موڑے تا احمدیت کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا کو منور کرے اور خدا تعالےٰ کی بات پوری ہو۔

آمین یا ربّ العٰلمین

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ۳۰ جون تک مکمل ادائیگی فرماویں

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں وعدہ کرنے والے احباب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ تاکیدی ہدایت ہے کہ چونکہ یہ سال اس تحریک کا آخری سال ہے اور ۳۰ جون کے بعد فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے بہی کھاتے بند کر دیئے جائیں گے اس لئے دوست اپنے اپنے بقایا وعدے ۳۰ جون تک ضرور ادا کر دیں۔

لہذا جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے ادا نہیں کئے اُن سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنے وعدہ جات کامل طور پر ادا کرنے کے لئے فوری توجہ فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

سالِ رواں کی سہ ماہی دوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۶۹/۴۸/۶ ۲۰ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۶۹/۴۸/۶ ۲۲ بروز اتوار برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:

معیار اوّل:- (۱) رسالہ الوصیت (۲) والدین اور اولاد کے حق میں قرآنی دعائیں (۳) وضو اور اذان کے بعد کی دعائیں۔

معیار دوم:- (۱) رسالہ الوصیت کا مضمون زبانی (۲) والدین اور اولاد کے حق میں قرآنی دعائیں زبانی۔ (۳) وضو اور اذان کے بعد کی دعائیں زبانی۔

یہ دعائیں مجلس کے کتابچہ 'ضروری ہدایات' میں درج کر دی گئی ہیں۔ تمام اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اس امتحان کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نوٹ) رسالہ الوصیت الشرکۃ الاسلامیہ سے پچیس پیسے میں مل سکتا ہے۔

(قائد تعلیم)

محترم بھائی شیر محمد صاحب قریشی آف نیروبی کا انتقال

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

گزشتہ دنوں نیروبی سے ایک عزیز دوست نے یہ اطلاع دی کہ محترم بھائی شیر محمد صاحب قریشی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی وفات کی خبر سُنکر بہت افسوس ہوا۔ جب یوگنڈا ریلوے لائن بن رہی تھی ان دنوں سے محترم بھائی شیر محمد صاحب اپنے دوسرے بڑے بھائی حضرت میاں دوست محمد صاحب مرحوم کے ساتھ نیروبی پہنچے چند جھونپڑیوں اور آہنی اور جستی چادروں کے مکانوں کی آبادی پر نیروبی مشتمل تھا۔ اب تو دنیا کے خوبصورت ترین شہروں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اوّلین آبادکاروں میں قریشی برادرز کا خاندان بھی تھا۔ محترم بھائی شیر محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرّف تھے اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا امتیاز بھی رکھتے تھے۔ نیروبی میں بفضلِ خدا متعدد صحابہ تشریف لے گئے۔ ان میں سے آخری یادگار بھائی شیر محمد صاحب تھے۔

۱۹۳۴ء میں نومبر کے مہینہ میں جب خاکسار نیروبی تبلیغ کی غرض سے پہنچا تو ریلوے سٹیشن سے سیدھا ان کی دکان پر جو انڈین بازار میں دوست محمد برادرز کے نام سے مشہور تھی پہنچایا گیا۔ کچھ دیر یہاں سُستایا۔ ان کے چہرہ پر اس وقت جو خوشی اور مسرّت سے رونق تھی وہ آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ سلسلہ کے مبلّغ کے آنے پر گویا انہیں ایک بڑی دولت مل گئی ہے۔ رہنا سہنا ان کا سادہ تھا لیکن جب دعوت کرتے تو بڑے اہتمام سے کرتے۔ اس وقت کے پرانے دوست اور بزرگ حضرت سیّد محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔ ان کے بھائی محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور دوسرے دوست شامل ہوتے۔ بالعموم ہفتہ یا اتوار کے دن اور جماعتی اجتماع سے بہت خوش ہوتے۔ دعائیں کراتے۔

ان کے گھر کے بچے بالخصوص ان کی بچیاں جماعتی کاموں۔ لجنہ کے جلسوں اور جماعت کی خدمت میں بہت حصہ لیتیں۔ سخت مخالفت کے دنوں میں بڑی دلیری اور غیرت کے ساتھ زندگی بسر کی۔ ہفتہ وار درس میں جو بعد نماز عصر نیروبی کی مسجد میں ہوتا باقاعدگی کے ساتھ وقت سے پہلے مسجد میں آ جاتے۔ جمعہ کی نماز اور مغرب کی نماز میں بھی شریک ہوتے سلسلہ کے کاموں میں مالی امداد بھی حتی المقدور کرتے۔ مشرقی افریقہ کی سب مسجدوں اور دیگر کاموں میں اپنے خاندان کی روایت کے مطابق کبھی حصہ لینے سے گریز نہیں کیا۔ خلیفۂ وقت سے بہت محبّت اور خلوص کا معاملہ رکھتے۔ آخری سالوں میں بیمار رہنے لگے اور گزشتہ دو ایک سال سے کئی دفعہ سخت بیمار ہوتے اور مشکل سے جان بچتی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوتا اور تندرست ہو کر گھر آ جاتے۔ اپنی وضع۔ طبیعت کے منفرد تھے۔

نظامِ سلسلہ سے تعاون کرتے بفضلِ خدا آزمائش و ابتلاء کی گھڑیوں میں ہمیشہ نظام کا ساتھ دیا۔ محترم بھائی شیر محمد صاحب کے جملہ پسماندگان اور اعزّا سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ محترم بھائی شیر محمد صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کو اپنی مغفرت سے نوازے اور ان کے اہل و عیال کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین ؎

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کی ایک خصوصیت

(محترم مرزا اعظم بیگ صاحب)

بچپن میں حیرت و استعجاب سے اکبر کے نورتن ابوالفضل، فیضی کے حافظے کے حیرت انگیز قصے سنا کرتے تھے مثلاً یہ کہ اگر کوئی شاعر دربار میں آکر اپنا تیار کردہ قصیدہ سناتا تو ان میں سے ایک صرف ایک دفعہ سن کر وہی قصیدہ دوہرا دیتا اور دوسرا دو دفعہ سن کر لفظ بہ لفظ دوہرا دیا کرتا تھا۔ وغیرہ

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب رضی اللہ" کے حالات زندگی میں ایک محترم دوست نے تحریر فرمایا ہے کہ اُن کا حافظہ اتنا تیز تھا کہ قرآن کریم کا ایک ایک پارہ روز حفظ کر کے تیس دنوں میں پورا قرآن کریم انہوں نے حفظ کر لیا تھا۔

اس کو پڑھ کر آج سے کم و بیش ۳۰ سال کا ایک واقعہ مجھے یاد آگیا جو کہ خانصاحب حضرت شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم برانچ انسپکٹر نے حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق خاکسار کو بتایا تھا۔

اپنے الفاظ میں ان کے بیان کردہ واقعہ کا ماحصل پیش خدمت ہے۔

حضرت شیخ صاحب نے فرمایا۔ ویمبلے کانفرنس ۱۹۲۴ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معیت میں شمولیت کے بعد جب حضرت حافظ صاحب واپس تشریف لائے تو ان سے ملاقات ہونے پر میں نے بے تکلفانہ انگریزی سوال کیا کہ حافظ صاحب آپ کو انگریزی تو بالکل نہیں آتی۔ آپ ولایت کس لئے گئے تھے۔ حافظ صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ حضرت بارہ الماریاں کتابوں کی بجائے مجھے لے گئے تھے۔

پھر حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ مجھے نحو کی ۱۲۱ کتابیں زبانی یاد ہیں۔

خان صاحب نے کہا کہ نہ کوئی ۱۲۱ کتابیں اکٹھی کرے نہ آپ کا امتحان لے۔ حافظ صاحب کہنے لگے۔ تو پھر میں آپ کو ایک اور بات بتاتا ہوں کہ میں قرآن کریم کو والناس سے لیکر الحمد تک اُلٹا پڑھ سکتا ہوں

خان صاحب نے فرمایا میں اس پر ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا۔ مگر پھر میں نے اپنی طبیعت کو سنبھالا اور حضرت حافظ صاحب کو کہا کہ نہ کوئی آپ کے پاس ایک ہفتہ بیٹھے نہ سارا قرآن کریم والناس سے لیکر الحمد تک سن سکے۔ کوئی ایسی بات بتائیں جس سے واضح طور پر آپ کے حافظہ کے کمال کا اندازہ لگایا جا سکے۔

اس پر حافظ صاحب نے فرمایا کہ آپ کوئی قرآن کریم لے آئیں اس کے تمام صفحے بتلا دیں نیز یہ کہ اسکی تقطیع کیا ہے۔ یعنی سائز کیا ہے اور ایک صفحہ میں کتنی سطریں ہیں۔ اس کے بعد کہیں سے کوئی آیت پڑھ دیں۔ میں آپ کو بتلا دوں گا کہ وہ آیت فلاں صفحہ پر ہے۔

خان صاحب نے فرمایا کہ میں نے مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی والا قرآن کریم منگوایا۔ ایک یسرنا القرآن والا اور ایک حضرت شاہ رفیع الدین والی حمائل منگوائی۔

پہلے میں نے مولوی نذیر احمد صاحب والا قرآن کریم لیکر ان کو بتلایا کہ اس میں اتنے صفحے ہیں اسکی تقطیع کا سائز یہ ہے اور ایک صفحہ میں اتنی سطریں ہیں۔ پھر میں نے ایک آیت درمیان میں سے پڑھکر صفحہ پوچھا تو معمولی سے توقف کے بعد حضرت حافظ صاحب نے صحیح صفحہ بتلا دیا کہ فلاں صفحہ پر یہ آیت ہے۔

میں نے کہا کہ یہ بڑا قرآن کریم ہے اس پر شاید آپکو عبور ہو گا۔ اور یسرنا القرآن نکال کر اس کے تمام صفحے اس کا سائز اور ایک صفحہ کی سطریں بتا کر کہیں سے آیت پڑھ دی تو اس کا بھی انہوں نے صحیح صفحہ بتلا دیا۔ اس کے بعد میں نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کی حمائل نکالی اور اس کے صفحے سائز اور ایک صفحہ کی سطریں بتا کر کہیں سے ایک آیت پڑھ دی۔ حافظ صاحب نے حسب سابق معمولی سے توقف سے بتا دیا کہ فلاں صفحہ پر ہے اور جواب بالکل صحیح تھا۔ جس سے میں دم بخود ہو کر خاموش ہو گیا اور سوچتا رہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کس قسم کے اعلےٰ پایہ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سلسلہ کے علماء کو قرآن کریم۔ احادیث اور عربی میں ریسرچ کرنے کی متعدد بار تاکید کی تھی۔ وہ نوجوان علماء جن کے ذہن ہنوز جوان ہیں اور انہوں نے محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے پرانے علماء کا جانشین بننا ہے۔ ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ دینی علوم میں ایسی ریسرچ کریں اور ایسا ریکارڈ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ کہ قیامت تک کی نسلیں ان سے مستفید ہوتی رہیں۔

واضح رہے کہ آجکل کی مادی دنیا میں بھی لانگ جمپ۔ ہائی جمپ۔ دوڑ اور دیگر کھیلوں کے علاوہ سمندروں کی گہرائیوں اور آسمان کی بلندیوں تک کے ہر قسم کے نئے ریکارڈ قائم کئے جا رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ دین کے میدان میں نئے ریکارڈ نہ قائم جائیں۔ ایک نیک روحانی مقاصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کے بے بہا خزائن اور تفسیر کبیر کے خزائن و دگر اثمایہ سرمایہ ہمارے پاس موجود ہے۔ جس سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب عزیز امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن نے اطلاع دی ہے کہ پاکپٹن کی جماعت کے مندرجہ ذیل احباب نے سو فیصد ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے اور ان کی زندگیوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب	۳۰	روپے
۲۔ " عبدالرحمان صاحب عزیز	۱۰	"
۳۔ اہلیہ " " "	۵	"
۴۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم	۱۰	"
۵۔ میاں وارث علی صاحب	۱۵	"
۶۔ چوہدری رحمت علی صاحب پھیمہ	۲۰	"
۷۔ " غلام قادر صاحب	۱۰	"
۸۔ میاں احمد یار صاحب ولد غلام محمد صاحب	۳	"
۹۔ " احمد یار صاحب ولد میاں محمد یار صاحب	۱۰	"
۱۰۔ " عزیز احمد صاحب	۱۰	"
۱۱۔ " شاہ محمد صاحب	۲	"
۱۲۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب	۵	"
۱۳۔ چوہدری اظہر احمد صاحب	۱۰	"
۱۴۔ میاں محمد یار صاحب	۱	"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ایک ضروری درخواست

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان میرے والد بزرگوار حضرت قاضی امیر حسین صاحب رضی اللہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں سے تھے کے حالات زندگی مرتب کر رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ حضرت قاضی صاحبؓ کے رشتہ دار۔ شاگرد اور دوسرے تعلق رکھنے والے دوست اگر کوئی بات ان کے متعلق جانتے ہوں یا ان کی زندگی کا کوئی واقعہ ان کو یاد ہو تو وہ انہیں لکھ دیں تا حالات مرتب کرتے وقت اس کو پیش نظر رکھا جا سکے۔ میری درخواست ہے کہ حضرت قاضی صاحب سے رشتہ محبت رکھنے والے دوست اس طرف توجہ فرمائیں۔

سید سعید احمد (انجینئر پی آئی اے) ابن حضرت قاضی امیر حسین صاحب
مکان ۲۱-۱۱ نیو مارکیٹ سمن آباد۔ لاہور

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۵۳

میں شیخ حبیب احمد ولد میاں غلام محمد صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ دستکاری عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن لائلپور ..... ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان واقع غلام محمد آباد لائلپور مالیتی ۔ ... ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۰ روپے ماہوار آمد ہے میں زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- شیخ حبیب احمد کالونی غلام محمد آباد مدینہ چوک لائلپور

گواہ شد:- فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا لائلپور

گواہ شد:- عبدالقیوم پریذیڈنٹ حلقہ غلام محمد آباد لائلپور

مسل نمبر ۱۹۵۵۴

میں سلیمان احمد خان ولد عباس احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے پندرہ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- سلیمان احمد خان "پام دیو" ۵۔ ڈیوس روڈ۔ لاہور

گواہ شد:- عباس احمد خان والد موصی

گواہ شد:- عبدالرحمان شاکر ولد نعمت اللہ گوہر بی۔ اے ربوہ ۲۷/۱۲/۶۸

مسل نمبر ۱۹۵۵۵

میں محمد یوسف ولد حاجی عیسےٰ صاحب قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- بقلم خود محمد یوسف

گواہ شد:- حکیم عبدالرحمان صدر موصیان آمنہ کرمپورہ۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- حاجی عیسےٰ سیکرٹری تحریک جدید آمنہ کرمپورہ۔

مسل نمبر ۱۹۵۵۶

میں شریفہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ۔ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۱۰۰ روپے
۲۔ زیور ۱½ تولے مالیتی ۔۔۔ ۱۸۸
کل ۲۸۸

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- شریفہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

گواہ شد:- محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ

گواہ شد:- نذیر احمد صاحب خاوند موصیہ محمد آباد اسٹیٹ۔

مسل نمبر ۱۹۵۵۷

میں امتہ اللہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالوہاب صاحب قوم آرائیں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۳۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- امتہ بیگم زوجہ عبدالوہاب صاحب چک ۸۹ ج ب سرشمیر روڈ لائلپور۔ گواہ شد:- عبدالرحمٰن قادیانی موصی ۱۲۱۸۴ چک ۸۹ ج ب سرشمیر روڈ لائلپور۔ گواہ شد:- عبدالوہاب ولد قادر بخش صاحب سرشمیر روڈ لائلپور

مسل نمبر ۱۹۵۵۸

میں مہر النساء زوجہ شیخ محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن سکھر۔ ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی ۱½ تولے مالیتی ۔۔۔ ۲۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ:- مہر النساء گواہ شد:- شیخ محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- محمد اسماعیل

خریداران الفضل ربوہ کیلئے
اعلان
جن احباب سے چندہ الفضل ہم اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے وصول نہیں کر سکے وہ براہ مہربانی ہماری دکان ملک جی برادرز گولبازار ربوہ پر خود ادا فرمائیں ہم ممنون ہوں گے
ایجنٹ الفضل ملک جی برادرز ربوہ

تاج الصحت
۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب
تاج کیمیکل لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی
سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے
انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

حکومت پاکستان کے تمام حصوں کے عوام کی ضرورتوں اور خواہشوں سے بخوبی واقف ہے

ہم قومی سالمیت کے تقاضوں کے مطابق ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں گے

پہلی پریس کانفرنس میں صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان کے بیان کا متن

حضرات سب سے پہلے تو میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں، مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں صحافی حضرات ملک کے مختلف حصوں سے یہاں تشریف لائے۔ میرے خیال میں ان حالات کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں جن کی وجہ سے ملک میں مارشل لاء نافذ ہوا۔ ان حالات سے آپ پوری طرح باخبر ہیں۔ ملک تباہی کے کنارے پر پہنچ چکا تھا۔ ملک میں عام شہری کی زندگی دشوار ہو گئی تھی اور امن و امان بحال کرنے کے لئے تمام ذرائع بے کار ہو چکے تھے۔ آخر وقت تک میں اور پاکستان کی مسلح افواج میں میرے ساتھی یہی امید کرتے رہے کہ مارشل لاء کے نفاذ کے بغیر ہی ملک کو بچا لیا جائے گا لیکن جب مرض نے بگاڑا تو ہم اس میں کوتاہی نہ کر سکتے تھے۔

مارشل لاء نافذ کرنے کے بعد میں نے عوام پر زور دیا کہ ملک میں حالات کو معمول پر لانے کے لئے وہ میری انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ عوام نے میری درخواست پر فوراً عمل کیا۔ میں ان کے اس جذبہ کی قدر کرتا ہوں۔ معاشرے کے ہر طبقہ نے حالات کو معمول پر لانے کے لئے مثبت کردار ادا کیا اور ہر پاکستانی اپنے اپنے کام پر واپس آ گیا۔ پاکستان بھر میں عوام نے جو طرز عمل اختیار کیا اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم نے قوم کی بہبود اور مفاد کے لئے اپنا فرض ادا کیا ہے یہ بات ایک بار پھر ثابت ہو گئی ہے کہ ہر پاکستانی کو اپنے ملک سے بے پناہ محبت ہے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ عوام کا عزم ہر بحران پر قابو پا سکتا ہے۔

۲۶ مارچ کو میں نے قوم سے خطاب کیا تھا اور اس میں کہا تھا کہ میرا واحد مقصد لوگوں کی زندگی، آزادی اور املاک کو تحفظ دینا اور انتظامیہ کو صحیح راہ پر لانا ہے، ایک باوقار مشغول ہو کر تشدد کی صورت حال اختیار کر لیں تو پھر انہیں ٹھنڈا کرنے میں بڑا وقت لگتا ہے مجھے یہ کہتے ہوئے بے حد خوشی ہوتی ہے کہ ملک میں امن و امان بڑی تیزی سے بحال ہو گیا ہے بہر حال سب سے اہم کام یہ ہے کہ معاشرے میں ایک محکم نظم و ضبط قائم کیا جائے جو بھرپور سیاسی زندگی اور انتخابی سرگرمیوں کے شدید اثرات کو برداشت کر سکے، اور جب کہ مارشل لاء کی وجہ سے لوگوں کی زندگی املاک اور آزادی کو تحفظ حاصل ہو گیا ہے۔ ہم نے انتظامیہ کو صحیح راہ پر لانے کے مشکل کام کا آغاز کر دیا ہے تاکہ عوام کے اطمینان اور اعتماد کے مطابق انتظامیہ اپنے فرائض انجام دینے لگے۔ انتظامیہ کو بدعنوانیوں اور کوتاہیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے اور ہم بڑی تندہی کے ساتھ اس کام پر توجہ دے رہے ہیں، ہم اس بات کا خیال رکھیں گے کہ حکومت کا ہر شعبہ دیانتداری اور تیزی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرے۔

بد دیانت اور نااہل سرکاری ملازموں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سرکاری ملازموں کو معمول کے مطابق کام کرنے کے مواقع مہیا کئے جائیں اور اس مقصد کے لئے ہم انہیں ضروری تحفظ دے رہے ہیں تاکہ عوام کی خدمت صحیح طریقے سے کی جا سکے، لیکن ہم اس بات پر نظر رکھیں گے کہ سرکاری ملازم مارشل لاء کے فراہم کردہ تحفظات کو عوامی خدمت کے سوا کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہ کریں۔

ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ملک میں تعمیری سیاسی زندگی پیدا کی جائے تاکہ عوام کے نمائندوں کو اقتدار منتقل ہو جائے لیکن اس مقصد کے لئے ہمیں سب سے پہلے ایک صاف اور دیانتدار انتظامیہ کی ضرورت ہے پاک صاف انتظامیہ اور معاشرے میں نظم و ضبط کے ذریعہ ہی ملک میں آزادانہ اور صحیح انتخابات ہو سکتے ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ انتظامیہ کا ڈھانچہ بالکل خراب اور کمزور ہو چکا ہے اس کی مرمت راتوں رات نہیں ہو سکتی جب کوئی نظام ٹوٹ جاتا ہے تو اس کے ٹکڑوں کو جمع کرنے کے لئے صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم یہ ضروری نہیں کہ اس کام کو پورا کرنے میں کئی سال لگ جائیں اور نہ ہی ہمیں اس کام میں تاخیر اور طویل وقت صرف کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ توقع کرنا کہ یہ کام چند روز میں مکمل کر لیا جائے گا صحیح نہیں اور یہ توقع کرنا زیادتی ہوگی۔

اب تک دو کام کئے گئے ہیں تاکہ حکومت کے معمولات میں تعطل پیدا نہ ہو۔ پہلا کام تو یہ ہے کہ میں نے ملک کے ضروری کام انجام دینے کے لئے صدر پاکستان کا عہدہ سنبھال لیا اور دوسرا یہ کہ مجھے منسوخ شدہ آئین کے بعض حصوں کو بحال کرنا پڑا۔ تاکہ انتظامیہ کے مختلف شعبے موثر طریقے سے اپنے فرائض انجام دیتے رہیں۔ یہ دونوں کام ضرورت کے تحت کئے گئے ہیں۔ میں نے ایک انتظامی کونسل بھی قائم کی ہے تاکہ مارشل لاء احکام سول ایڈمنسٹریشن کے تعاون سے کام کر سکیں۔ میں اب مناسب وقت پر اپنی حکومت کی پالیسی بنانے کے معاملات میں شہری عناصر کو شامل کرنے کے سوال پر بھی غور کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اس مقصد کے لئے ملک کے مختلف حصوں سے قابل ذہین اور دیانتدار افراد تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ انتظامیہ پاکستان کے تمام حصوں کے عوام کی ضرورتوں اور خواہشوں سے بخوبی واقف ہے۔ ہم قومی سالمیت کے تقاضوں کے مطابق ان ضرورتوں اور عوام کی خواہشات کو پورا کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔

ان اقدامات سے ہم اپنی منزل کی طرف آگے بڑھیں گے یعنی رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست عوام کے نمائندوں کا انتخاب عوام کے یہی نمائندے ملک کے لئے قابل قبول آئین تیار کریں گے۔ اور حقیقت میں یہ کام عوامی نمائندوں ہی کا ہے۔ مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس طرح جو آئین تیار کیا جائے گا۔ اسے عوام کی حمایت حاصل ہوگی۔ وہ قابل قبول ہوگا۔ اور اس کا اسی طرح احترام کیا جائے گا جیسا کہ کسی ملکی آئین کا کیا جانا چاہیئے۔ میں نے ۲۶ مارچ کی نشری تقریر میں کہا تھا کہ ہمارے معاشرے کے مختلف طبقوں کو بہت سے مسائل اور ضرورتوں کا سامنا ہے۔ اس سلسلے میں میں نے مزدوروں اور کسانوں کا خاص طور پر حوالہ دیا تھا جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں طلباء کے مسائل بے حد پیچیدہ ہیں تعلیمی اداروں کے متعلق بعض مطالبات کو تسلیم کیا جا چکا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری تعلیمی صورت حال پر احتیاط کے ساتھ نظر ثانی کی جائے۔

یہ محض طلباء کے مطالبات پورے کرنے کا سوال نہیں۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ طلباء کو مناسب اور صحیح سہولتیں مہیا کرے اور ضروری سہولتوں کے ساتھ ساتھ یہ صحیح اور خوشگوار تعلیمی ماحول پیدا کرے۔ سوال یہ ہے کہ ملک کے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان مسائل کو کس طرح بہتر طور پر حل کیا جائے۔ میں نے اس سلسلے میں ممتاز ماہرین تعلیم، اساتذہ اور طلباء کے نمائندوں کے ساتھ صلاح مشورے کے لئے ضروری انتظامات کر لئے ہیں تاکہ ان مسائل سے نپٹنے کے لئے مناسب طریقہ معلوم کیا جائے گا۔

مزدور ہماری صنعتی زندگی کا سب سے بڑا اور اہم عنصر ہیں، اس بات کی بے حد ضرورت ہے کہ مزدوروں اور صنعت کاروں کے درمیان خوشگوار مفاہمت ہو تاکہ دونوں کے معاشی مفادات کو فروغ حاصل ہو۔ اس مقصد کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومت میں ماہرین کو اس کام پر لگا دیا گیا ہے کہ وہ صنعت کاروں اور مزدوروں کے نمائندوں کے صلاح مشورے سے مزدوروں کے لئے مناسب اجرتوں کی پالیسی دوسری ضروریات اور ان کے سماجی مفادات کی تفصیلات معلوم کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اس اقدام سے پیداوار میں اضافہ ہوگا اور عام آدمی کو فائدہ پہنچے گا۔

کسان ہمارا بہت بڑا قومی سرمایہ ہیں۔ کسان ہی ہمارے پورے اقتصادی ڈھانچہ کی بنیاد مہیا کرتا ہے۔ اس کی ضرورتوں کو ضرور پورا کیا جائے۔ اس کی ضرورتیں بہت کم ہیں۔ اس کی ضرورتوں میں بیج، کھاد، جراثیم کش ادویات، مناسب پانی کی فراہمی اور اس کے سخت کام کا جائز معاوضہ شامل ہیں اور تمام اشیاء اسے مہیا کرنا ضروری ہے۔ ملک کی زرعی پیداوار کو بڑھانے میں ہمارے کاشتکاروں نے شاندار کارنامہ انجام دیا ہے۔ مغربی اور مشرقی پاکستان میں اطمینان بخش حد تک خوراک کا ذخیرہ کر دیا گیا ہے تخمینہ کے مطابق ۱۹ فصل پچھلے سال کی فصل سے بہت زیادہ ہوگی۔ میں نے حکم دے دیا ہے کہ مغربی پاکستان سے بھاری مقدار میں چاول اور گندم مشرقی پاکستان بھیجی جائے۔ اور مشرقی پاکستان کی خوراک کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے آئندہ دسمبر تک ماہانہ پروگرام تیار کیا جا چکا ہے۔

روزمرہ کی ضرورت کی اشیاء کی قیمتوں کو مناسب سطح پر لانے کے لئے ہم ہر ممکن کوشش

باقی صفحہ ۸ کالم ۱

اسلام کی رُو سے صنعت و تجارت کا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی پر مبنی ہونا ضروری ہے

ایسی صنعتیں اور تجارتیں اختیار کرنی چاہئیں جو دین کی تقویت کا موجب ہوں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ صنعت و تجارت کے ضمن میں اسلام کی ایک ضروری ہدایت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک ہدایت جو اسلام نے صنعت و تجارت کے سلسلہ میں دی ہے اور تمام لوگوں سے تعلق رکھتی ہے، ان لوگوں سے بھی جو تجارت اور صنعت و حرفت کرنے والے ہیں، اور ان سے بھی جن کے پاس کسی اور ذریعہ سے مال آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (المائدہ)

یعنی جو شخص بھی کوئی کام کرتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کرے۔ پس وہی تجارت اور وہی صنعت اسلامی نقطۂ نگاہ سے صحیح ہو سکتی ہے جو بِرّ اور تقویٰ پر دوسروں سے تعاون کرتی ہو۔ تاجر اور صناع یہ دو گروہ ایسے ہیں کہ ان کا تعاون بہت وسیع ہو سکتا ہے۔ مثلاً صناع اگر ایسی صورت میں اپنی صنعت و حرفت کو فروغ دیں کہ ان کی صنعت سے مذہب کو شوکت حاصل ہونے لگ جائے۔ دین کی شہرت پھیلنے لگ جائے۔ اور سلسلہ کی مضبوطی پہلے سے بڑھ جائے تو یقیناً ان کی صنعت دین کا ایک حصہ سمجھی جائے گی۔ یا اگر کوئی شخص دو کام کر سکتا ہو اور ان دونوں میں سے ایک کام ایسا ہو جس سے دین کی مدد ہوتی ہو، اور دوسرا کام ایسا ہو جس سے دین کی مدد نہ ہوتی ہو تو اسے بہر حال وہ کام کرنا چاہیئے جس سے دین کی مدد ہوتی ہو۔ خواہ اس میں تھوڑے بہت نفع کا فرق ہی کیوں نہ ہو، اگر ایسا شخص وہ کام اختیار کرتا ہے جس سے دین کی مدد ہوتی ہو تو وہ یقیناً ثواب کا مستحق ہوگا اور اس کا دنیا کمانا محض دنیا نہیں بلکہ دین کا ایک حصہ ہوگا۔ اسیطرح

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

میں جہاں یہ بات داخل ہے کہ ایسی تجارتیں اور ایسی صنعتیں اختیار کی جائیں جو دین کی تقویت کا موجب ہوں وہاں آپس میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا بھی اس آیت میں حکم پایا جاتا ہے۔ آخر ایک شخص کی تجارت کیوں چل نکلتی ہے اور دوسرے شخص کی تجارت کیوں رہ جاتی ہے اسی لئے کہ ایک شخص کو تجارت میں کامیابی حاصل کرنے کے گُر معلوم ہوتے ہیں اور دوسرا شخص تجارت کے اصول سے ناواقف ہوتا ہے۔ ایک شخص جانتا ہے کہ سودا کہاں سے سستا ملتا ہے سودا کس طرح فروخت کرنا چاہیئے کس منڈی میں بیچنے سے زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے اور کس منڈی میں بیچنے سے کم نفع حاصل ہوتا ہے مگر دوسرا شخص ان باتوں کو نہیں جانتا۔ پس اگر تاجر اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ کسی اور آدمی کو بھی تجارت کا کام سکھا دیں اور اسے بھی تجارت کے رازوں سے واقف کر دیں تو یہ بھی ایک قومی تعاون ہوگا اور اس کے نتیجہ میں بھی وہ بہت بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اسیطرح اگر کسی شخص کو کوئی پیشہ یا ہُنر آتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس پیشہ یا ہُنر کو اپنے پاس ہی نہ رکھے بلکہ کسی دوسرے کو بھی سکھا دے۔ پرانے زمانہ میں لوگوں کو یہ عادت تھی کہ وہ بعض ہُنر مخفی رکھتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہُنر ان کے ساتھ ہی چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ ایک نالی تھا جسے زخموں کو اچھا کرنے کا ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا نسخہ معلوم تھا دور دور سے لوگ اس کے پاس علاج کے لئے آتے اور فائدہ اٹھاتے مگر وہ اتنا بخیل تھا کہ اپنے بیٹے کو بھی مرہم کا نسخہ نہ بتاتا اور کہتا کہ یہ اتنا بڑا ہنر ہے کہ اس کے جاننے والے دو آدمی ایک وقت میں نہیں ہو سکتے بیٹے نے بہتیری منتیں کیں اور کہا کہ مجھے یہ نسخہ آپ بتا دیں۔ مگر وہ یہی جواب دیتا کہ مرتے وقت تمہیں بتاؤں گا اس سے پہلے نہیں بتا سکتا، بیٹا کہتا کہ موت کا کوئی پتہ نہیں وہ کسی وقت آجائے آپ مجھے ابھی یہ نسخہ بتا دیں مگر باپ آمادہ نہ ہوا آخر ایک دفعہ وہ بیمار ہوا اور سخت نازک حالت ہو گئی بیٹا کہنے لگا باپ مجھے اب تو نسخہ بتا دیں مگر وہ جواب دیتا کہ میں مرتا نہیں اچھا ہو جاؤں گا۔ پھر اور حالت خراب ہوئی تو بیٹے نے پھر منتیں کیں مگر اس نے پھر یہی جواب دیا کہ کیا تو سمجھتا ہے میں مرنے لگا ہوں۔ میں تو ابھی نہیں مرتا۔ غرض اس طرح وہ جواب دیتا رہا یہاں تک کہ مر گیا۔ اور اس کا بیٹا جاہل کا جاہل ہی رہا۔ یہ چیز ایسی ہے جسے اسلام جائز قرار نہیں دیتا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النور ص ۳۴۲ ، ص ۳۴۳)

صدرِ پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان کے بیان کا متن (بقیہ)

کریں گے۔ اس مقصد کے لئے میں نے مثبت تجاویز تیار کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ موجودہ حالات میں اقتصادی ترقی کے لئے ہمہ گیر منصوبہ بندی کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ لیکن منصوبہ بندی کے عمل میں سماجی انصاف کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ معاشرے کے مختلف طبقوں کے درمیان جو اقتصادی تفاوت ہے۔ اسے کم کرنا ضروری ہے اس کے علاوہ ہر شعبہ میں عدم توازن کو بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوئی ہے اسیطرح پاکستان کے مختلف حصوں میں آمدنی کا جو فرق ہے اسے بھی ختم ہونا چاہیئے، ہر پاکستانی کا یہ حق ہے کہ اسے مساوی مواقع میسر ہوں اور ملک کی ترقی میں اس کا حصہ ہونا ضروری ہے۔

منظم منصوبہ بندی ملک میں معیارِ زندگی کو بلند کرنے کے لئے ضروری ہے لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ دوسروں کے حقوق کی قیمت پر ایک طبقہ کی اجارہ داری کو تقویت دی جائے۔

جہاں تک امور خارجہ کا تعلق ہے ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ تمام ممالک کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات ہوں۔ میری انتظامیہ اس بات کو سب سے زیادہ اہمیت دے گی کہ بھارت کے ساتھ ہمارے تنازعات، خاص طور پر جموں اور کشمیر کا تنازعہ اور فرخا بند کا مسئلہ باعزت اور پرامن طور پر طے ہو جائیں۔ ہم بڑی طاقتوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم رکھیں گے ہمارے قومی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بڑی طاقتوں کے جھگڑے میں نہ پڑیں۔ ہم اپنی ترقی اور خوشحالی کے لئے امن اور تحفظ کے خواہاں ہیں۔ ہم دنیا اور اس علاقے میں امن کے قیام کے لئے کی جانے والی ہر جدوجہد کی مکمل حمایت کرتے رہیں گے۔ میں یہ بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم علاقائی تعاون کے مقاصد کو آگے بڑھائیں گے تاکہ ایران اور ترکی کے ساتھ اپنے اتحاد کے فوائد کو فروغ دیا جائے۔

اس وقت ہمیں جو فوری مسائل درپیش ہیں میں نے ان میں سے چند ایک کا خاکہ تیار کیا ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے میں پوری پوری کوشش کروں گا۔ لیکن ملک میں خوشگوار ماحول اور خیر سگالی کی فضا پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنے تمام مادی اور مادی وسائل اور صلاحیتوں سے کام لینا چاہیئے۔ اس قسم کی فضا سے قومی اتفاق و اعتماد پیدا ہوگا اور اس کی بنیاد پر ایک ایسا نظام قائم کیا جا سکے گا جس سے ہر طبقہ کے لوگ مطمئن ہو سکیں گے اور جو ملک کی سالمیت کے تحفظ کا ضامن ہوگا۔

سپاہیوں کی حیثیت سے ہم نے ملک میں اس قسم کی فضا پیدا کرنے کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ کرنے کی ہم امید نہیں کر سکتے ملک میں صحت مند سیاسی زندگی پیدا کرنے کی ذمہ داری بہر حال عوام کو قبول کرنی چاہیئے اور ان کا فرض ہے کہ اس ذمہ داری کو باوقار طریقے سے پورا کریں۔ لوگ اس ذمہ داری سے پہلو نہیں بچا سکتے، اور نہ ہی انہیں پہلو بچانا چاہیئے۔

ہمیں ماضی میں نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ ماضی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ آئیے ہم مستقبل پر نظر رکھیں"

٭

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام سے صدرِ مملکت کا اظہارِ تعزیت

صدر مملکت اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل اے۔ ایم یحییٰ خان نے صدر کے سائنسی مشیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کی وفات پر ان کے نام ایک تعزیتی پیغام ارسال فرمایا ہے۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا ہے:۔

"آپ کے والد کی وفات کے متعلق معلوم کر کے مجھے گہرا صدمہ ہوا۔ براہِ مہربانی میری طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی روح کو سکینت عطا کرے۔ اور آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے"